انوارِ شریعت
سُنّی دارالاشاعت
علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ
فیصل آباد پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

ہزاروں مسائل کی معلومات کا خزینہ

جَامِعُ الْفَتَاویٰ

المعروف

انوارِ شریعت

حصہ نہم تا شانزدہم

از افادات

- مجدد اسلام شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی رحمتہ اللہ علیہ
- حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خانصاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
- صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ
- شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد سردار احمد صاحب لائلپوری رحمۃ اللہ علیہ
- مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ: مولانا محمد اسلم علوی قادری رضوی

الناشر: سُنّی دارالاشاعت
علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

بار اول ———— ۱۳۹۲ھ ۱۹۷۲ء
تعداد ———— ایک ہزار
ناشر ———— سُنّی دارالاشاعت ڈجکوٹ روڈ لائلپور
مطبوعہ ———— دین محمدی پریس لاہور
کتابت ———— غلام سرور قادری رضوی
قیمت ———— قسم اول مجلد ۱۶ روپے
مجلّد چرمی ۲۵ روپے

جلد نہم از فتاویٰ مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

نقل استفتاء از جانب غیر مقلدین

بخدمت علمائے دین اشرح متین کے گذارش ہے کہ دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا ہے اور ایک ہے پھر یہ چار مذہب کس لئے ہوئے مہربانی فرما کر سوالات جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ اولہ اربعہ سے ان کا جواب بتحقیق حق تحریر فرماویں:۔

سوال نمبر ۱:۔ یہ ہے کہ چار مذہب مشہور کا مقرر کرنا حدیث محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا قرآن پاک سے ثابت ہوا۔ یا اجماع صحابہ سے:۔

سوال نمبر ۲:۔ یہ کہ چار مذہب مشہور حنفی شافعی مالکی حنبلی جو اہلسنت ہیں۔ سب حق اور ہدایت پر ہیں تو ان میں سے ایک پر عمل کرنا واجب کس لئے کیا۔ اور باقی تینوں کو چھوڑ دینا کس لئے واجب کیا۔ اسکی دلیل قرآن پاک یا صحیح حدیث سے تحریر فرماویں:۔

سوال نمبر ۳:۔ یہ کہ ان چار مذہب میں سے ایک کی تقلید ہم پر کس لئے واجب کی اور باقی تین مذاہب کو ترک کیا تو کیا جان کر کیا؟

سوال نمبر ۴:۔ یہ ہے کہ ایک ہی مذہب پر عمل کرنے سے کل دین محمدی پر عمل ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اگر ہو سکتا ہے تو اس کی کیا دلیل ہے۔ اور اگر نہیں ہو سکتا تو پورے اور کامل طور پر اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ پر ایک مذہب کا مقلد کس طرح عمل کر سکتا ہے:۔

سوال نمبر ۵:۔ ان چار مذاہب مشہورہ میں فرقہ ناجیہ کون ہے:۔

سوال نمبر ۶:۔ یہ بھی فرمائیں کہ کون کونسی کتاب آپ کے نزدیک صحیح اور معتبر ہے۔ قرآن مجید و حدیث مرفوع غیر معارض و اجماع صحابہ سے جواب دیا جائے۔ اللہ کے واسطے تمام علمائے اہل فقہ سے گذارش ہے اور یہ بھی التماس ہے کہ جس حدیث کو ثبوت کے لئے تحریر فرمائیں اس کی اسناد بھی ساتھ ہی لکھیں۔ اسناد کو نہ چھوڑ دیویں کہ جس کتاب کی حدیث ہو اس کتاب کا نام اور باب کا پتہ ضرور لکھیں۔ زید و عمر کے اقوال لکھنے سے کوئی نتیجہ مرتب نہ ہوگا۔ انتہیٰ:۔

جواب سوال ۱ :- اقول وبہ نستعین۔ مذاہب اربعہ قرآن مجید سے ثابت ہیں۔ قال اللہ عزوجل یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمْ۔ تفسیر حسینی میں ہے۔ یَوْمَ نَدْعُوْا یاد کن روزے را بخوانیم كُلَّ اُنَاسٍ ہر گروہے را از مردمان بِاِمَامِهِمْ بر پیشوائے ایشاں یعنی نبی کہ بر ایشاں مبعوث بود۔ چنانچہ گویند یا امت موسیٰ ویا امت عیسیٰ۔ یا کتابیکہ بر ایشاں منزل شدہ چنانچہ خطاب کنند یا اہل القرآن ویا اہل الانجیل۔ یا مقدمے کہ در مذہب متابعت او نمودہ باشد۔ چنانچہ ندا دہند۔ کہ یا حنفی ویا شافعی تا آخر کذا فی البیضاوی والمدارک۔ پس دیکھو کہ تعین اور ثبوت مذاہب اربعہ کتاب اللہ میں موجود ہے۔ اور امام کے معنی پیشوا کے ہیں۔ اور مراد انبیاء علیہم السلام یا آئمہ اربعہ ہیں۔ رحمہم اللہ تعالیٰ گویا پکارا جاوے گا اے امت موسیٰ وامت عیسیٰ یا خطاب کیا جاوے گا۔ اے حنفی و شافعی وغیرہ۔ پس اس آیت شریفہ سے مذاہب اربعہ کنایۃً وضمناً ثابت ہیں۔ کیونکہ علم صرف ونحو اور معانی اور بیان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جب تک قرینہ صارفہ نہ ہو ظاہر لفظ کے ہی معنی مراد ہوتے ہیں۔ پس اس آیت میں لفظ امام کے معنی مقدم متعارف کے ہی (یعنی کسی امام کے آئمہ اربعہ میں سے) اقرب الی الصواب ہیں۔ اگرچہ معانی کا احتمال بھی ہے۔ فثبت المدعا۔ مخالف اور متعصب اگر نہ مانے تو اس کی کم بختی۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

درحقیقت ایسے سوالات کا دریافت کرنا غیر مقلدین کی طرف سے محض تقلید آئمہ کی مخالفت پر مبنی ہے معلوم نہیں کہ ان کو آئمہ اربعہ سے اتنا بغض اور حسد کیوں ہے۔ بمیر تا برہی اے حسود کیں رنجیست۔

ثبوت تقلید از قرآن شریف

دلیل اول :- اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ قال اللہ تبارک وتعالیٰ فی الکتاب المجید والفرقان الحمید فی سورۃ الفاتحۃ لتعلیم الدعاء اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ یعنی دکھا ہم کو راہ سیدھی۔ راہ ان لوگوں کی جن پر تو نے انعام کیا۔ وہ چار گروہ ہیں۔ انبیاء۔ صدیق۔ شہید۔ صالحین۔ جیسا کہ باری تعالیٰ خود اپنے کلام کے پانچویں پارہ میں خبر دیتا ہے فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ گروہ اول انبیاء علیہم السلام ہے۔ جو حکم الٰہی کے کامل تابعدار تھے۔ ان کو ضرورت کے وقت بذریعہ وحی خبردار کیا جاتا تھا گروہ دوئم وسوئم صدیقین وشہداء چونکہ اکثر اصحاب ہی تھے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کما حقہ تابعداری کرتے تھے۔ وقت پر ہر ایک مسئلہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لیتے تھے

ان تینوں گروہوں کو تقلید کی ضرورت ہی نہ تھی۔ باقی رہا چہارم صالحین کا ان میں سے جن کو درجہ اجتہاد علاوہ اپنے اجتہاد سے قرآن مجید اور احادیث سے مسائل نکال لیتے تھے۔ تقلید کی ضرورت نہ رکھتے تھے۔ اور جن کو درجۂ اجتہاد نہ ملا وہ ضرور آئمہ دین میں سے کسی امام کی تقلید کرتے تھے۔ یعنی مذاہب الاربعہ میں سے کسی نہ کسی مذہب کے مقلد رہے اور ہیں۔ یہ سب گروہ منعم علیہم چونکہ خدا اور رسول کے پورے فرمانبردار خدا کے مخلص بندے اور اس کی طرف بلانے والے تھے۔ اس واسطے ہم کو ان کی تابعداری کرنے کا اور ان کی راہ پر چلنے کا حکم ہوا کہ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ الخ فتدبّرہ

دلیل دوم: قولہ تعالیٰ اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِى الۡاَمۡرِ مِنۡكُمۡ یعنی تابعداری کرو اللہ کی اور تابعداری کرو رسول کی اور صاحبان حکم کی جو تم میں سے ہیں۔ دیکھو اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے اپنی اطاعت اولی الامر کا اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت کے ساتھ حکم فرمایا ہے۔ اور اولی الامر کا اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت کے ساتھ حکم فرمایا ہے۔ اور اولی الامر کی تفسیر میں کسی نے سلطان اور کسی نے مجتہد اور کسی نے شیخ کے معنے کئے ہیں۔ اور در حقیقت یہ سب اولی الامر ہیں۔ کیونکہ امر دو قسم پر ہے۔ ایک دنیاوی دوسرا دینی۔ دنیاوی امور میں تو باعتبار تمدن کے بادشاہ اولی الامر ہیں۔ اور باعتبار تدابیر منازل کے گھروں کے سردار اولی الامر ہیں۔ پس منازلی اور ملکی امور میں ان کی تابعداری فرض ہے اور امر دین پھر دو قسم پر ہے۔ ایک باطنی دوسرا ظاہری۔ باطن کے اولی الامر مشائیخان طریقت ہیں۔ سالکوں کو ان کی تابعداری لازم ہے۔ اور ظاہر جس کو شریعت کہتے ہیں اور اسکے اولی الامر فقہائے دین اور آئمہ مجتہدین ہیں۔ جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے واقف اور اس سے مسائل استنباط کرتے ہیں۔ بدلیل والی اولی الامر منہم لعلمہ الذین یستنبطونہ منہم الاٰیۃ مسائل شرعیہ میں ان کی اطاعت واجب ہے۔ چنانچہ مفہوم آیت مبارکہ بھی یہی ہے۔ تفسیر حسینی میں بھی اس آیت کے ذیل میں اسی طرح لکھا ہے۔ پس جب آئمہ اربعہ اولی الامر میں داخل ہیں اور ظاہر ہے کہ ایسے اولی الامر جو قوت استنباط کامل رکھتے ہیں جن سے دین اسلام شرق اور غرب تک پھیلا اور مستحکم ہوا آئمہ اربعہ کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ پس اس آیت سے بھی آئمہ اربعہ کا اتباع کما حقہ ثابت ہوا۔

ہر کہ سر بر خط فرمان دلیلے نہ نہند ، کہ میسّر شورش روئے بر آوردن

دلیل سوم: قولہ تعالیٰ فَاسۡئَلُوۡۤا اَهۡلَ الذِّكۡرِ اِنۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ۔ پس پوچھو اہل کتاب سے یعنی عالموں سے اگر تم نہیں جانتے۔ قرآن کریم میں جب اہل الذکر سے علی الاطلاق عالم لوگ مراد ہیں کما فی تفسیر الحسینی

تو ائمہ اربعہ جو مجتہدین امت ہیں۔ بطریق اولی اہل الذکر مراد ہو سکتے ہیں۔ جو کہ علمائے امت سے بدرجہا فوقیت رکھتے ہیں۔ پس اس آیت سے بھی نفس تقلید وجوباً ثابت ہوا۔ جس سے آئمہ اربعہ کی تابعداری یعنی تقلید مطلقاً نکلتی ہے۔ فتامل وافہم:۔

ثبوت تقلید از احادیث نبویہ علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ والسلام

حدیث اول:۔ مشکوٰۃ شریف میں ہے۔ وعن عمرو ابن عوف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الدین لیأرز الی الحجاز کما تارز الحیۃ الی جحرھا۔ الحدیث۔ روایت ہے عمرو بن عوف سے کہا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دین سمٹ آویگا طرف حجاز کی یعنی مکہ اور مدینہ اور متعلقات انکے کو جیسے سمٹ آتا ہے سانپ طرف بل اپنی کی۔ آخر حدیث تک۔ الحاصل جب حجاز کی طرف دین کا سمٹ آنا ثابت ہوا تو لامحالہ دین وہی ہے جو حرمین شریفین اور ان کے متعلقات میں مروج ہے۔ اور معمول یہ ہے۔ پس بوقت فساد اہل زمان و کثرت ادیان حجاز کے باشندوں کا دین ہی برحق ہے۔ اور معلوم ہے کہ حرمین شریف میں سے قدیم سے قدیم دین مقلدین مذاہب اربعہ کا ہی چلا آتا ہے جس کی طرف اشارہ حدیث ہے۔ اور جس پر مقلدین مذاہب اربعہ کاربند ہیں۔ اور یہی دین خدا کے نزدیک پسندیدہ اور برگزیدہ ہے۔ اور لفظ دین بمصداق ان الدین عند اللہ الاسلام دین اسلام مراد ہے جو حجاز میں قائم ہے۔ صحیح مسلم میں ایک حدیث میں آیا ہے کہ تحقیق شیطان نا امید ہو گیا اس بات سے کہ عبادت کریں لوگ اس کی جزیرہ عرب میں لا یزال اھل العرب ظاھرین علی الحق حتی تقوم الساعۃ یعنی عرب کے لوگ ہمیشہ دین حق پر قائم رہیں گے یہاں تک کہ قیامت ہو جاوے گی۔ یہ حدیث مسلم میں موجود ہے پس ثابت ہوا کہ عرب و حجاز اور مدینہ طیبہ ایمان کا گھر ہے اور بفضلہ تعالیٰ ہمیشہ رہے گا۔ اب عرب و حجاز اور مدینہ منورہ کے باشندوں کا مذہب دیکھنا چاہیے۔ جو مذہب ان کا ہو وہی حق ہے۔ اور وہ مقلدین آئمہ اربعہ کا مذہب ہے جو اہلسنت وجماعت کے نام سے موسوم اور مشہور ہے۔ فتامل۔

حدیث دوم:۔ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یجمع امتی او قال امۃ محمد علی ضلالۃ ویداللہ علی الجماعۃ ومن شذ شذ فی النار۔ رواہ الترمذی۔ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار۔ رواہ ابن ماجۃ من حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ نہیں جمع کرے گا امت میری کو۔ یا کہا بجائے امتی کے امت محمد کو اوپر گمراہی کے اور اور ہاتھ اللہ کا ہے اوپر جماعت کے اور جو شخص کہ جُدا ہے جماعت سے۔ تنہا ڈالا جاویگا بیچ آگ کے یعنی جماعت جنتیوں کی سے الگ کر کے دوزخ میں ڈالا جاوے گا۔ روایت کی یہ ترمذی نے :۔

ف :۔ ہاتھ اللہ کا ہے جماعت پر یعنی حفاظت اور مدد اور توفیق اور تائید اللہ تعالیٰ کی ہے جماعت پر یہ خاصیت ہے اس امت مرحومہ کے اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمائی ہے کہ جس چیز پر امت حضرت کی متفق ہوتی ہے حق ہی ہوتی ہے اور انہی سے ہے روایت فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیروی کرو جماعت بڑی کی۔ پس شان یہ ہے جو تنہا ہوا جماعت سے تنہا ڈالا جاوے گا بیچ آگ کے روایت کی یہ ابن ماجہ نے حدیث انس سے :۔

ف :۔ یعنی جو اعتقاد اور قول و فعل اکثر علماء کے ہوں ان کی پیروی کرو۔ ان ہر دو حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جماعت اور سواد اعظم سے جماعت کثیرہ مراد ہے۔ یعنی وہ جماعت جس پر اکثر مسلمان ہیں اور ظاہر ہے کہ وہ مذاہب اربعہ ہی کے مقلدین ہیں۔ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے وَالْمُرَادُ مَا عَلَيْهِ اَكْثَرُ الْمُسْلِمِيْنَ اور جماعت کا لفظ جو پہلی حدیث میں ہے اس سے اہل فقہ اور اہل علم جن کا اجتماع آثار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا۔ مراد لی گئی ہے۔ كَمَا قَالَ فِى الْمِرْقَاتِ قَوْلُهٗ وَهِىَ الْجَمَاعَةُ اَىْ اَهْلُ الْفِقْهِ وَالْعِلْمِ الَّذِيْنَ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اِتِّبَاعِ اٰثَارِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سواد اعظم بڑے گروہ کو کہتے ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بڑے گروہ کے اتباع کا حکم فرمایا اور اسکی مخالفت میں وعید شدید یعنی دخول فی النار بیان فرمایا پس بنظر انصاف مقلدین کا گروہ ہی بڑا اور سواد اعظم ہونے کا مستحق ہے۔ اور اہل فقہ و علم آثار نبوی کے بھی یہی لوگ ہیں۔ المختصر جماعت کثیرہ کے پیروی کرنے کی متواتر تاکید آئی ہے۔ غرضیکہ جماعت کثیرہ مقلدین پر ہی منحصر ہے۔ چنانچہ علم تواریخ اور جغرافیہ کی رو سے بھی جماعت مقلدین پر ہی صادق آتی ہے۔ اور فرقہ ناجیہ بھی یہی بن سکتا ہے جس کی علامت بموجب روایات مذکورہ کے کثرت سے ہے :۔

تاریخی ثبوت

تاریخی ثبوت :۔ مسلمانان عالم کی مجموعی تعداد میں مؤرخین کا اختلاف ہے۔ لیکن ایک جرمن عالم و محقق نے تعداد مسلمانان عالم کی چونسٹھ کروڑ مدلل ثابت کی ہے۔ جس پر تا حال اتفاق ہے۔ کوئی اعتراض نہیں ہوا۔ جو اس

نوٹ :۔ آجکل ۱۹۳۳ء میں کل تعداد اکتالیس کروڑ مسلمان ہمارے ملک میں ہے جن میں سے ۔ کروڑ مذاہب باطلہ مثل وہابی مرزائی وغیرہ کو ہے باقی سب کے سب مقلد لوگ ہیں۔ اب ثناء اللہ وغیرہ منقو خیرہ بتائیں کہ سواد اعظم کون لوگ ہیں۔

کے صحیح ہونے زیر دست ثبوت ہے۔ پس منجملہ چونسٹھ کروڑ مسلمانان دنیا کے بیالیس کروڑ سے زیادہ حنفی اور چودہ کروڑ سے زیادہ دیگر آئمہ ثلاثہ کے مقلد یعنی چھپن کروڑ سے زیادہ مقلدین اور باقی آٹھ کروڑ میں قدیم وجدید اسلامی فرقے قلیل التعداد ہیں اب ناظرین اندازہ لگا سکتے ہیں کہ زیادہ گروہ کون ہے جس پر سواد اعظم کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ الغرض سواد اعظم کا اطلاق اور تلفظ بجز مقلدین کے اور کسی پر صحیح نہیں ہو سکتا ہے۔ پس مقلدین کا گروہ ہی حق پر ہے۔ اور فرقہ ناجی بھی یہی ہے۔ فتامل۔

حدیث سوم: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ۔ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ جدا ہوا جماعت سے بالشت بھر یعنی ایک ساعت پس تحقیق نکالا اس نے پٹہ یعنی ذمہ اسلام کا اپنی گردن سے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد نے۔

ف: یعنی اس درجہ کو پہنچا کہ شاید قید اسلام اور بند احکام سے باہر آوے۔ اس حدیث میں بھی جماعت سے جدا ہونے کا سخت وعید فرمایا مطلب یہ کہ جو شخص جماعت سے جدا ہوا اس نے اسلام کا پٹا یعنی رسی اسلام کی اپنی گردن سے نکال دی۔ گویا اسلام کی قید سے نکل گیا۔ اور جماعت کی فضیلت یَدُ اللّٰهِ عَلَی الْجَمَاعَةِ کے لفظ سے ظاہر ہے جو حضرت ابن عمر کی روایت میں گذرا۔

نکتہ: بحیثیت اتفاق اصول آئمہ اربعہ کے جماعت مقلدین جب ایک ہی فرقہ کہلانے کی اور فرقہ ناجیہ ہونے کی مستحق ہے جو کہ اہلسنت کے نام سے موسوم ہے۔ اس واسطے ایک امام اور ایک ہی مذہب کی تقلید رفعاً للفساد بہتر بلکہ لازمی ہے۔ اللہ فرماتا ہے وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا الآیۃ۔ اور اسی کا نام تقلید شخصی ہے۔

ماحصل اینکہ: اگر آئمہ اربعہ کی تقلید سے انکار کیا جائے اور ان کے مستنبط اور محققہ مسائل کی پیروی نہ کی جائے۔ تو پھر ضرور کسی محدث یا عالم کی پیروی کرنی پڑے گی۔ اور اسکا متبع اسی کا مقلد سمجھا جاوے گا۔ پس جب ان علماء کی پیروی کی جائے۔ تو کیا وجہ کہ آئمہ مجتہدین کی پیروی نہ کی جائے جو کل علماء و فضلاء۔ محدثین محققین سے فائق اور پیروی کے لائق ہیں۔ کیونکہ ان کا درجہ اور علما و محدثین سے بدرجہا اعلیٰ وارفع ہے اور اہل تقویٰ و پارسا اور اہل ورع و زہد ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ امت محمدیہ نے جملہ امور ضروریہ متعلقہ عبادت و معاملات کا لحاظ سمجھ کر بالاتفاق آئمہ اربعہ کی تقلید اختیار کی بلکہ واجب سمجھی جن کے علم و عمل اور زہد و تقویٰ عقل اجتہاد و اختیار

وغیرہ صفات جلیلہ کا زمانہ قائل ہے۔ فَتَدَبَّرْ وَالْعَاقِلُ تَكْفِيهِ الْإِشَارَةُ ۔

الغرض:۔ مذاہب اربعہ کتاب اور سنت سے ثابت ہیں۔ كَمَا بَيَّنَاهُ آنِفًا۔ اب چند شہادات اکابر اکابر علمائے دین ثقہ کی بھی اسکے ثبوت میں نقل کی جاتی ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔ ملا جیون تفسیر احمدی میں لکھتے ہیں وَالْإِنْصَافُ أَنَّ انْحِصَارَ الْمَذَاهِبِ فِي الْأَرْبَعِ وَاتِّبَاعِهِمْ فَضْلٌ إِلٰهِيٌّ وَقَبُولِيَّةٌ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا مَجَالَ فِيهِ لِلتَّوْجِيهَاتِ وَالْأَدِلَّةِ یعنی انصاف یہ ہے کہ مذاہب کا انحصار چار میں اور ان کا اتباع فضل الٰہی اور اللہ تعالےٰ کی قبولیت ہے۔ اس میں توجیہات اور دلائل کو کچھ دخل نہیں۔ مولانا محمد عبدالحی مرحوم محدث لکھنوی غیث الغمام میں امام الکلام کی ایک عبارت کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں بِقَبْلِهٖ إِشَارَةٌ إِلٰى أَنَّ انْحِصَارَ الْمَسَالِكِ فِي الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ الْمَشْهُورَةِ فِي الْأَزْمِنَةِ الْمُتَأَخِّرَةِ أَمْرٌ إِلٰهِيٌّ وَفَضْلٌ رَبَّانِيٌّ لَا يُحْتَاجُ إِلٰى إِقَامَةِ الدَّلِيلِ عَلَيْهِ اور شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم محدث دہلوی عقد الجید میں ارقام فرماتے ہیں وَلَمَّا انْدَرَسَتِ الْمَذَاهِبُ الْحَقَّةُ إِلَّا هٰذِهِ الْأَرْبَعَةُ كَانَ اتِّبَاعُهَا اتِّبَاعًا لِلسَّوَادِ الْأَعْظَمِ فَالْخُرُوجُ عَنْهَا خُرُوجًا عَنِ السَّوَادِ الْأَعْظَمِ یعنی مذاہب اربعہ کے سوا دوسرے مذاہب حقہ معدوم ہو گئے۔ تو ان چاروں کا اتباع سواد اعظم کا اتباع ہوا۔ اور ان سے نکلنا سواد اعظم سے نکلنا ٹھہرا۔ فَتَدَبَّرْ ۔

تقلید شخصی

آیت اول:۔ فرمایا اللہ تبارک وتعالےٰ نے وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارٰى تَهْتَدُوا قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۝

آیت دوم:۔ قولہ تعالےٰ:۔ وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِّمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۝

خلاصہ آنکہ کل انبیاء علیہم السلام کی ہدایت ایک ہو کر صرف ابراہیم کی ملت کی متابعت کا حکم ہوا۔ اگرچہ سب حق پر ہوں مگر متابعت ایک ہی کی بہتر ہے۔ پس جب سنت اللہ کے مطابق انبیاء علیہم السلام میں سے صرف ایک کی اطاعت بالتخصیص محمود ہے۔ تو آئمہ اربعہ میں سے ایک کی اطاعت کرنی ہی بہتر ہے چنانچہ تمام ممالک اسلامیہ بالخصوص حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً علماء فضلاء وصلحاء متقی قاضی مفتی اور مسلمانان سلف و والیان وحاکمان سلطنت اسلامیہ اور جملہ محدثین ومفسرین اور بڑے بڑے جلیل القدر بزرگان دین اور مشائخان طریقت ایک ہی امام کے متبع ومقلد رہے ہیں[1] اس لئے ایک ہی امام کی تقلید اور تابعداری کرنی واجب ہے۔

[1] حاشیہ اگلے صفحہ پر دیکھیں۔

آیت سوم :- ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا رَّجُلًا فِیْہِ شُرَکَآءُ مُتَشٰکِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ہَلْ یَسْتَوِیٰنِ مَثَلًا ؕ بیان کی اللہ نے مثال ایک مرد یعنی ایک غلام کی کہ اس میں بہت شریک ہوں بدخو۔ (نا موافق) اور ایک مرد یعنی ایک مرد یعنی ایک غلام کی جو سالم ہے واسطے ایک مرد کے کیا برابر ہیں۔ یہ دونوں مثال ہونے میں ۱۲ یعنی ایک غلام بہت شریکوں کا مشترک ہے۔ اور ایک غلام خاص ایک شخص کا مملوک ہے کیا دونوں برابر ہو سکتے ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں کما تدل علیہ کلمۃ الاستفہام علی ہذا جو شخص خاص ایک امام کا مقلد ہوگا وہ بلا تشویش ہر ایک مسئلے پر عمل کرے گا۔ اور ہر طرح سے اپنے امام کی تعمیل کر کے پورے اجر کا مستحق ہوگا۔ برخلاف اس شخص کے مشترک غلام کی طرح بہت اماموں کی تقلید کرے گا تو وہ نہ خود مطمئن ہوگا اور نہ پوری طرح سے عمل کر سکیگا اور نہ اجر کا مستحق ہوگا بلکہ مذبذب اور پراگندہ دل رہیگا اور امام کو مورد تمسخر اور اور مضحکہ بنائے گا۔ نہ اسکو امن اور نہ امام کی عزت لَآ اِلٰی ھٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰی ھٰٓؤُلَآءِ ۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم ، نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

اور یہ اظہر من الشمس ہے کہ اختلافی مسائل میں ایک وقت میں صرف ایک امام کی تقلید ہو سکتی ہے۔ نہ دوسرے کی بلکہ دوسرے کی مخالفت ہوتی ہے۔ اور یہ مرحلہ نہایت دشوار ہے۔ بسبب غیر مقلدیت کے کبھی ایک امام کی پیروی ہو اور دوسرے کی مخالفت کبھی اسکے برعکس۔ جس کی وجہ سے وصول الی المقصود ناممکن اور محال ہوتا ہے۔

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی ، کیں راہ کہ تو میروی بترکستان ست

جب تک ایک کی تابعداری نہ کریگا۔ نجات نہ پائیگا۔ اس لیئے ایک امام کی تقلید ہی واجب ہے اور غیر مقلدیت کو مبدأ فساد ہے ترک کرنا لازم ہے۔ اس جگہ تفسیر قادری اردو ترجمہ تفسیر حسینی کی بعینہٖ وہ عبارت جو اس آیت کے متعلق لکھی ہے درج کرنا نہایت زیبا اور مناسب معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ ہدیۂ ناظرین ہے۔ ضَرَبَ اللّٰہُ بیان کی خدا نے مَثَلًا ایک مثل مشرک اور موحدہ کی واسطے اور وہ مثل کیا ہے۔ رَّجُلًا فِیْہِ شُرَکَآءُ ایک مرد ہو غلام اور اسمیں بہت شریک ہوں مُتَشٰکِسُوْنَ بدخو منافق اور ہر ایک اس مرد سے کام کرا دے اور وہ کسی کا کام پورا نہ کر سکے۔ اور کوئی شریک اس سے راضی نہ ہو۔ وَرَجُلًا سَلَمًا اور ایک مرد چھوٹا ہوا شرکت سے سالم محفوظ لِّرَجُلٍ ایک ہی مرد آدمی کے واسطے یعنی ایک غلام کہ اسکا ایک ہی آقا ہو اور کوئی اس میں جھگڑا نہ کرے تو البتہ یہ غلام بالکل اسکے

حاشیہ پچھلے صفحہ سے :- ۱؎ جمہور علماء بعد مجتہدین بھی مذاہب اربعہ میں سے کسی ایک خاص مذہب کے پابند تھے۔ اب ایک اندھیر پڑ گیا کہ پابندی مذہب واحد شرک سمجھی جاتی ہے۔ ۱۲ نا نہم ۱۰

آقا کے کام میں متوجہ ہو کر اسے خوشنود کر سکتا ہے۔ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ کیا برابر ہوتے ہیں یہ دونوں غلام مثلاً مثل ہونے کی رو سے یقینی یہ دونوں غلام برابر نہیں ہو سکتے ہیں۔ اس واسطے کہ ایک تو اپنے آقاؤں کے جھگڑے کے سبب سے عاجز ہوتا ہے اور سب آقا اس سے ناراض رہتے ہیں۔ اور دوسرا شریکوں کی منازعت سے سالم اور محفوظ ہے۔ تو اسکا آقا اس سے خوش اور راضی رہتا ہے۔ مشرک تو پہلے غلام کی مثل ہے کہ اس نے اپنا دل اپنے معبودوں میں سے ہر ایک کی عبادت میں پراگندہ کیا اور موحد دوسرے غلام کی مثل ہے۔ کہ خدا کے سوا نہ کسی کی عبادت کرتا ہے اور نہ کسی کو دوست رکھتا ہے اور نہ اور کوئی اس کی امید گاہ ہے۔ ؎

یک بار پسند کن چو یک دل داری ، ورنہ بکشی در جہاں بس خواری

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سب تعریف اللہ کے واسطے ہے۔ جو خدائی میں اپنا شریک نہیں رکھتا بَلْ اَكْثَرُهُمْ بلکہ بہت لوگ لَا يَعْلَمُوْنَ نہیں جانتے کہ وہ مالک مطلق ہے ۱۲ تفسیر قادری جلد دوم اخیر پ ۲۳ اب۔ اس سے بھی ثابت ہوا کہ تقلید شخصی واجب ہے۔ اور غیر مقلدیت مذموم۔

مشکوٰۃ شریف باب الاعتصام میں بھی ایک حدیث اسی معنی کی حضرت عبد اللہ بن عمرو سے مروی ہے اور وہ یہ ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلٰثٍ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ (رواہ الترمذی) اس حدیث سے بھی ایک ہی فرقہ ناجی اور جنتی معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بحیثیت اتفاق اصول کے مذاہب اربعہ اگرچہ ایک ہی فرقہ ہے مگر منجملہ ان کے ایک ہی مذہب کی پیروی موجب نجات ہے كَمَا اَشَرْتُ اِلَيْهِ اَوَّلًا۔

جواب سوال دوم و سوم : ہر چہار مذہب حق اور ہدایت پر ہیں کما صرح فی جواب السوال الاول۔ مگر عمل ایک ہی پر کرنا واجب اور تقلید ایک ہی کی لازم ہے۔ جیسا کہ کتب آسمانی میں سے عمل صرف ایک قرآن پر ہی کرنا فرض اور واجب ہے۔ نہ انجیل، توراۃ، زبور پر حالانکہ وہ بھی ایمانیات سے ہیں۔ سوال اول کے جواب میں باستدلال آیت مبارکہ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا الآیۃ بالاستقلال اور بوضاحت بیان کیا گیا ہے۔ فَلْيَنْظُرْ ثَمَّةَ۔ گویا ایک مذہب پر عمل کرنا اور باقی تینوں کو ترک کرنا خدا تعالیٰ نے بمصداق آیۃ مذکورہ اسی مصلحت کے واسطے اشارہ فرما دیا۔ مخالف اگر اغماض کرے تو اسکا قصور ہے۔ پس ایک ہی امام کی تقلید کرنا فی زماننا واجب ہے۔ كَمَا تَدُلُّ عَلَيْهِ الْاٰيَةُ الْمَذْكُوْرَةُ فَافْهَمُوْا وَتَدَبَّرُوْا لَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۞

نکتہ:۔ اگر مذہب معین کی تقلید ترک کر کے جملہ مذاہب کے مسائل پر عمل کریں تو ترکیب مذاہب سے بسبب اختلاف کے دینی امور میں کبھی ایسی صورت بھی بن جاتی ہے جو کسی مذہب میں جائز نہ ہو۔ قَالَ فِی دُرِّ المختار اِنَّ الْحُکْمَ الْمُلَفَّقَ بَاطِلٌ بِالْاِجْمَاعِ اور یہ حکم یعنی ملفق بلا چند مذاہب سے ایک حکم مرکب کرنا بالاجماع باطل ہے چنانچہ وضو میں ایک سر کے بال کا مسح کیا بمذہب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ پھر مقتدی ہو کر نماز پڑھی فاتحہ چھوڑ کر بموجب حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے کذا فی الطحطاوی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر نماز اس واسطے نہ ہوئی کہ فاتحہ پڑھنا واجب تھا۔ سو اس نے ترک کیا۔ اور حنفی مذہب پر اس واسطے نہ ہوئی کہ وضو ترک ہوا یعنی چوتھائی سر کا مسح تو کسی مذہب پر نماز درست نہ ہوئی ۱۲ غاینۃ الاوطار۔

جواب سوال چہارم:۔ اَقُوْلُ چونکہ ایک شخص سے ایک وقت میں ایک سے زیادہ اماموں کی تقلید ناممکن ہے اور نہ ہی یہ جائز ہے۔ لہٰذا ایک مذہب پر عمل کرنے والا کل دین محمدی پر عمل کرنے والا ہے۔ فافہم دلائل اس کے تقلید شخصی میں مذکور ہیں۔

جواب سوال پنجم:۔ قولہ ان چار مذاہب مشہورہ میں سے فرقہ ناجیہ کے بارہ میں تقلید کے ذکر میں بیان ہو چکا ہے وہاں سے ملاحظہ فرمالیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مذاہب اربعہ میں سے کسی خاص ایک مذہب کی پابندی نہ کرنے میں سراسر نقصان اور فساد ہے۔ کیونکہ فی زماننا نفسانیت اور جہالت کا بہت زور ہے۔ اگر غیر مقلدیت کی وجہ سے ہر ایک شخص قرآن مجید اور حدیث کا معنی اپنے مطلب اور عقل کے مطابق سمجھ کر اس پر عمل کرے اور فتویٰ دیوے تو اکثر مسائل میں بسبب اختلاف عقول و افہام کے سخت فساد اور تفرقہ پڑنے کا یقین کامل ہے چنانچہ پانی کے مسئلے میں اسی اختلاف کی وجہ سے غیر مقلدین میں ایک اندھیر مچا ہوا ہے۔ لَایَخْفٰی مَنْ لَہٗ اَدْنٰی دِرَایَۃٍ یہاں بخوف طوالت ذکر نہیں کیا گیا۔

الغرض:۔ جب غیر مقلدیت ہی فساد کی بنیاد ہے تو رفعاً للفساد اس کو ترک واجب اور خاص ایک مذہب کی پابندی لازمی ہے۔ اور چونکہ آئمہ اربعہ کے سوا اور کسی کا مذہب مدون اور مروج نہیں (ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ وَ اَمْرُہٗ بَدِیْہِیٌّ) اس لئے ان چاروں میں سے ایک خاص مذہب اختیار کرنا ضروری ہے۔ اور بحیثیت مسائل مفتی بہا مذہب حنفی میں اگرچہ مجتہدین کے اقوال مختلف ہیں لیکن دراصل یہ سب ایک ہی مذہب ہے۔ بنا بریں اس زمانہ میں فساد رفع کرنے کے لئے اسی کی تقلید افضل اور اولیٰ ہے۔ اگرچہ کسی جگہ امام کے تلامذہ و اتباع

کے قول پر فتویٰ دیا گیا ہو تو حقیقتاً وہ بھی امام کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ بکذا قال الشعرانی فی میزان الکبریٰ اور ابن ہمام کا بھی یہی قول ہے پس ان تمام کے قول پر عمل کرنا گویا جناب امام ہی کی تقلید ہے۔ کما فی روداۃ الاحادیث:۔

خلاصہ:۔ مضمون روایات آنکہ مذاہب اربعہ اہلسنت وجماعت میں داخل ہیں۔ اور حق الٰہی میں دائرہ ہے۔ اور یہ اطاعت کے لائق ہیں۔ مگر چونکہ سب کی پیروی ناممکن ہے۔ اس لئے ایک ہی مذہب کی تابعداری لازمی ہے۔ ورنہ تشتت اور تردد فی الدین لازم آئے گا۔ اور منزل مقصود وصول الی الحق ہوگا۔ کیا کوئی ذی عقل تشتت اور تردد قبول کر سکتا ہے۔ اور مذبذب کہلا سکتا ہے۔ باوجود اظہار حق انکار اور اعتراض کرنا اعتراف جہالت اور دخول فی النار ہے۔ قولہ تعالےٰ۔ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝

جواب سوال ششم:۔ ماخذ صحیح ومعتبر ہمارے نزدیک قرآن مجید اور حدیث ودیگر کتب مصدقہ ومستنبطہ کتاب وسنت ہیں لاغیر فتدبروا یا اُولی الالباب:۔

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جس شخص کی عمر قریباً ستر انشی سال کی ہو اور تارک صیام یعنی ماہ رمضان شریف کے روزے ہرگز نہ رکھتا ہو ایسے شخص کو امام بنانا درست ہے یا نہیں؟ جواب در اجر ملے گا۔　　　لقلم خود دین محمد:

الجواب:۔ ایسے شخص کو امام نہ بنانا چاہیئے۔ کیونکہ امامت منصب محترم ہے اور تارک الصیام ماہ رمضان کا فاسق فاجر ہے اور فاجر کے پیچھے نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ چنانچہ حاشیہ طحطاوی میں مذکور ہے۔

اَمَّا الْفَاسِقُ الْعَالِمُ وَلَا يُقَدَّمُ لِاَنَّ فِيْ تَقْدِيْمِهٖ تَعْظِيْمَهٗ وَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِمْ اِهَانَتُهٗ شَرْعًا وَمُفَادُ هٰذَا كَرَاهَةُ التَّحْرِيْمِ فِيْ تَقْدِيْمِهٖ هٰكَذَا فِيْ جَامِعِ الْفَوَائِدِ بَحْرُ الْاَسْرَارِ یعنی ایسا فاسق عالم نہ مقدم کیا جائے گا امامت میں اس لئے کہ مقدم کرنے میں اس کی تعظیم ہے۔ حالانکہ واجب ہے۔ لوگوں پر حقارت اوسکی شرعاً اور حاصل اسکا کراہت تحریمی ہے مقدم کرنے میں۔ اور علاوہ اسکے کتب فقہ میں مذکور ہے کہ جس شخص کی عمر ستر انشی سال کی ہو جائے اور اسکے حواس خمسہ درست نہ رہیں تو ایسے شخص کو امام بنانا مکروہ ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم:۔　　　المجیب نظام الدین ملتانی حنفی قادری عفی عنہ:۔

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر ذابحہ سے سہواً یا خطاءً اوپر گھنڈی کے جانور ذبح ہو جائے تو وہ مذبوحہ حلال ہوگا یا نہ۔ جواب دو اجر ملے گا:　　　السائل علی احمد از جھنگ بنگیاں:۔